ہیں" میں نصیر الدین غور غشتویؒ اور مولانا غلام اللہ خان عقائد میں متفق ہیں' میں بھی نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد برزخی حیات کا قائل ہوں اور وہ بھی برزخی حیات کے قائل ہیں' میں بھی یہ کہتا ہوں کہ روضہ پاک کے قریب میں جب جہراً درود پڑھا جائے تو نبی علیہ السلام سنتے ہی اور جواب دیتے ہیں اور جناب غلام اللہ خان صاحب نے بھی اپنے ماہنامہ تعلیم القرآن میں یہ لکھا ہے اور نبی علیہ السلام اور سب اموات میں حیات برزخی اور نبی علیہ السلام میں سب سے اکمل اور احسن ہے۔اس واسطہ وہ قبر کے پاس درود و سلام سنتے ہیں۔

اب جبکہ حضرت شیخ القرآن کو دنیا سے رخصت ہوئے تقریباً ۳۲ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ایک صاحب نے مسلک شیخ القرآن کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت شیخ القرآن کا عقیدہ حیات النبی ﷺ کا نہیں تھا اور معاہدہ قاسمی ان کے ہاں منسوخ ہے۔ خدا بھلا کرے ہمارے مخدوم کثیر التصانیف بزرگ محقق عالم دین' مورخ بے بدل و ادیب شہیر' پیکر زہد و تقویٰ حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب مدظلہ کا جو کہ شیخ القرآن کے ارشد اور اقرب تلامذہ میں سے ہیں اور انہی کو سوانح شیخ القرآن لکھنے کی سبقت حاصل ہے۔انہوں نے انتہائی سنجیدہ متین اور مدلل انداز میں اس رسالے کی تردید میں رسالہ بعنوان "عقیدہ شیخ القرآن" مرتب فرمایا اور اسمیں یہ ثابت کیا ہے کہ آپ کا عقیدہ دربارۂ حیات النبیؐ وہی ہے جو کہ تمام اہل اسلام و اکابرین دیوبند کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مقام افسوس ہے کہ اس وقت عالم اسلام بالعموم اور مملکت خداداد پاکستان بالخصوص انتہائی دگرگوں اور ناگفتہ بہ دور سے گزر رہا ہے اس پر از فتنہ و فساد دور میں مسلمانوں اور اہل وطن کو اتحاد کی شدید ضرورت ہے ان ہی حالات میں ایک پرانے مسئلے کو دوبارہ اٹھانے کی کیا ضرورت تھی کہ ان لوگوں کو حضرت شیخ القرآن کی وفات کے ۳۲ سال بعد مسلک شیخ القرآن لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی حالتِ زار پر رحم فرمائے۔ امین۔......صفحات ۸۴ ہیں جبکہ ناشر ادارہ التحقیق والتصنیف باغ سرداراں راولپنڈی ہے۔

سیرۃ المصطفیٰ .... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

اپنے آقا پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد ﷺ سے محبت اور اس کی سیرت طیبہ سے واقفیت حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی امر ہے۔اس لئے کہ یہی ایمان و اسلام کا بنیادی ماخذ اور سرچشمہ ہے۔اس کی شخصیت کو سمجھ کر ہی ہم اپنے ایمانی نور کو جلا بخش سکتے ہیں۔حق جل وعلا نے انبیاء مرسلینؑ کے احوال واقعات' کتاب اللہ میں بھی بیان فرمائے ہیں۔بعض انبیاء کے نام پر مستقل سورتیں بھی ہیں جس کا مقصد استقامت وثبوت' عبرت ونصیحت اور ایمان و انقیاد کا بڑھانا ہے۔مختلف امم نے اپنے انبیاءؑ اور بڑے بڑے معززین کی سیرتیں اور تواریخ مرتب کی ہیں۔لیکن ان میں اکثر غیر معتمد اور نامکمل ہیں'صرف امتِ محمدیہؐ کا یہ شرف ہے کہ انہوں نے اپنے نبی کا ہر ہر قول وفعل اور ادا کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ اُسے عمل کے ذریعے آنے والی نسلوں تک بھی پہنچایا۔سیرۃ النبی ﷺ کا